بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ

اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لیکر اترا تمہارے دل پر (شعراء ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴)

تعظیمِ کتاب اللہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۲۲

ادارۂ مسعودیہ

۶/۲، ۵۔ای، ناظم آباد۔ کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان، (۲۰۰۶ء/۱۴۲۶ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ

اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین لے کر اترا، تمہارے دل پر

(شعراء: ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴)

تعظیمِ

کتاب اللہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی

۲۲

ادارۂ مسعودیہ، ۶/۲-۵، ای، ناظم آباد، کراچی

کتاب مبین

☆...... جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے
☆...... جس میں حکمت ہیب حکمت ہے
☆...... جس میں دانائی ہی دانائی ہے
☆...... جس میں روشنی ہی روشنی ہے
☆...... جس میں نور ہی نور ہے
☆...... جس میں ہدایت ہی ہدایت ہے
☆...... جس میں شفا ہی شفا ہے
☆...... جس میں علم ہی علم ہے
☆...... جس میں عظمت ہی عظمت ہے
☆...... جس میں آسانی ہی آسانی ہے
☆...... جس میں رحمت ہی رحمت ہے
☆...... جس میں یقین ہی یقین ہے
☆...... جس میں نصیحت ہی نصیحت ہے
☆...... جس میں امید ہی امید ہے
☆...... جس میں حق ہی حق ہے
☆...... جس میں ماضی کی خبریں ہیں
☆...... جس میں حال سے آگاہی ہے
☆...... جس میں مستقبل کی خبریں ہیں
☆...... جس کو سن سن کر آنسو بہہ نکلتے ہیں
☆...... جس کو سن سن کر دل تڑپ اٹھتے ہیں
☆...... جس کا ذکر پچھلی کتابوں میں ہے
☆...... جس کو جبریل امین نے اتارا
☆...... جس کو محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بتایا
☆...... جو اتنی بھاری کہ پہاڑ تھرتھرا جائیں
☆...... جو اتنی ہلکی کہ دل میں سما جائے
☆...... جو علوم وفنون کا ذخیرہ ہے
☆...... جو زندگی کا سرمایہ ہے
☆...... جو تاریکیوں سے روشنیوں میں لاتی ہے
☆...... جو اترنے سے پہلے جانی پہچانی تھی

☆ ...... جو انسانوں پر اللہ کی عظیم رحمت ہے

☆ ...... جو صدیوں سے محفوظ ہے

☆ ...... جو رازوں کا خزانہ ہے

☆ ...... جو معمّوں کا حل ہے

☆ ...... جو اللہ کا کلام ہے

☆ ...... جو اللہ کی کتاب ہے

کتاب حکیم

نظام مملکت، تدبیر منزل اس میں پنہاں ہے
اس میں راز ہے مضمر ہماری کامرانی کا
اسی نورالٰہی سے دو عالم میں اجالا ہے
یہی سامان ہے ہم بیکسوں کی شاد مانی کا
ہر ایک صورت علاج نفس امارہ کا نسخہ ہے
ہر آیت ازالہ ہے دلوں کی نا توانی کا
ہر اک پارہ ہے سیمیں بلکہ زرّین نعمت باری
یہی اکسیر بنتا ہے حیات جاودانی کا
کلام حضرت حق اور زبان احمد مرسل
صحابہ نے مزا لوٹا ہے اس کی درفشانی کا

محدث کبیر شاہ وجیہہ الدین احمد خان رام پوری مجددی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

ادب واحترام اسلامی معاشرے کی جان اور روح ہے، بغیر روح کے جسم بے جان ہے......ادب کی محرک، محبت ہے...... محبت کی محرک، عظمت ہے......عظمت کی محرک، حقیقت ہے، جب حقیقت کا انکار کیا جائے گا عظمت کا ادراک ختم ہوجائے گا، جب عظمت کا انکار کیا جائے گا، محبت کا احساس ختم ہوجائے گا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو حقیقتوں کی طرف متوجہ فرمایا اور ان کی عظمت کا احساس دلایا ہے، فرمایا:

وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَاللّٰہِ فَاِنَّھَامِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ O[1]

(اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے)

اللہ کی نشانیاں، اللہ کی نشانیاں ہیں، بندوں کو اس کا ادراک واحساس ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی نشانیوں کی تعظیم وتوقیر کا یوں درس دیا۔

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہوکر بیت اللہ کی تعمیر کی اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَاتَّخِذُوْامِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ط[2]

(اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ)

اس پتھر کو بیت اللہ کے دروازے کے سامنے نصب کرواکر یادگار بنادیا گیا، یہ اس پتھر کی تعظیم وتکریم تھی۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا:۔

فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ ج اِنَّکَ بِالْوَادِالْمُقَدَّسِ طُوًیO[1]

(تو تُو اپنے جوتے اتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے)

وہ وادی مقدس جو ربِّ جلیل کی جلوہ گاہ تھی اُس کی یہ تعظیم وتکریم کرائی گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اتارنے کا حکم دیا گیا۔

۳۔ تابوت سکینہ، لکڑی کا وہ صندوق جو آسمان سے نازل ہوا تھا اور بڑا بابرکت تھا اس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس کا تعارف کراتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد ہوا:۔

فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ھٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَO[2]

(جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ، معزز ہارون کے ترکے کی، اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے، بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔)

اللہ اکبر! جس صندوق میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی بابرکت چیزیں رکھی ہوئی تھیں اُس کو فرشتے اٹھا رہے ہیں۔

میرے ایک دوست نے بتایا جس کو بیت اللہ کے اندر جانے کا شرف حاصل ہوا:

''میں نے دیکھا کہ بیت اللہ کی چھت میں الگنیوں پر پرانے برتن لٹکے ہوئے ہیں۔''

یقیناً یہ برتن حضرات انبیاء علیہم السلام کے ہوں گے۔ اب نہ معلوم ہیں یا نہیں کیوں کہ بیت اللہ کی تعمیر نو ہوچکی ہے......اس ساری تفصیل کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ کی نشانیوں کی قدر ومنزلت کی جانی چاہیے، اُن کی بے قدری ربِّ جلیل کے حکم کی توہین وتحقیر ہے۔

بیت اللہ شریف، اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانی ہے، بیت اللہ سنگ وخشت کی عمارت کا نام نہیں بلکہ تحت الثریٰ سے وراء الوراء بیت اللہ ہی بیت اللہ ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من اکرم القبلۃ اکرمہ اللّٰہ[1]

(جس نے بیت اللہ کی تعظیم کی اللہ نے اس کی تکریم فرمائی)

۱— قرآن کریم، ۳۲/حج/۲۲ ۲— قرآن کریم، ۱۲۵/بقرہ/۲

۱— قرآن کریم، ۱۲/طٰہٰ/۲۰ ۲— قرآن کریم، ۲۴۸/بقرہ/۲

۱— دارقطنی عن الوضین بن عطاء مرسلا بحوالہ علامہ علاء الدین المتقی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مطبوعہ بیروت، ج ۱۲، ص ۱۹۷

اور فرمایا:۔

النظر الى الكعبة عبادة[1]

(بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے)

یہ بھی فرمایا:۔

لاتزال هذه الامة بخير ما عظموا هذه الحرمة حق تعظيمها فاذا ضيّعوا ذلك هلكوا[2]

(یہ امت جب تک بیت اللہ کی پوری پوری تعظیم کرتی رہے گی ہمیشہ پھولتی پھلتی رہے گی اور جب اس کی تعظیم وتکریم چھوڑ دے گی ہلاک ہو جائے گی)

آپ نے ملاحظہ فرمایا بیت اللہ کی تعظیم کی کتنی تاکید کی گئی ہے۔ ہماری بھلائی اس میں ہے کہ ہم اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کریں۔

O

بیت اللہ، اللہ کا گھر ہے، قرآن کریم، اللہ کی کتاب ہے، اللہ کا کلام ہے...... بعض حضرات نے اس کو عام کتاب کی طرح سمجھ لیا ہے۔ ایسا نہیں ہے، یہ جیسی ہے ویسی ہی نازل ہوئی اور کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اور ایسی عربی میں جس پر عربی بولنے والا بھی قادر نہیں[3] کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ بیشک قرآن کریم عربی میں نازل ہوا، یہ نہیں ہوا کہ مفہوم نازل[1] ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عربی جامہ پہنا کر ہمیں عطا فرمایا...... قرآن کریم خود شاہد ہے کہ یہ عربی میں نازل ہوا ہے۔

فرمایا:۔

۱۔ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ O (۱۹۵/شعراء/۲۶)

(روشن عربی زبان میں)

۲۔ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ (۹۸/دخان/۴۴)

(تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان (عربی) میں یوں ہی آسان فرمایا)

O

قرآن حکیم کتاب ہی تھا اور کتابی صورت میں ہمارے سامنے آیا...... قرآن کریم میں بار بار ذکر کیا گیا...... ذلك الكتٰب لاريب فيه[2] ...... كتٰب من عندالله[3] ...... ان الله نزل الكتٰب بالحق[4] ...... انزل عليك الكتٰب[5] ......
كتٰب الله[1] ...... الكتٰب مبين[2] ...... الكتٰب منير[3] ...... الكتٰب حكيم[4] ۔

اس کتاب کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری لی:۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ[5]

(بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ میں ہے)

''قرآن'' کے معنی ہی یہ ہیں کہ جو پڑھی جائے اور ''کتاب'' کے معنی جو لکھی جائے۔ قرآن کریم میں بار بار 'قرآن' کہا گیا ہے[6] ...... یہ قرآن اللہ نے نازل کیا۔ یہ اللہ نے نازل کیا، کسی انسان کا اس میں عمل دخل نہیں اس لیے تعظیم وتکریم کے لائق ہے...... یہ عزت والا قرآن ہے اللہ نے بھیجا، جبریل امین نے اتارا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لکھا، علماء وصلحاء نے پھیلایا:۔

☆...... اللہ عزت والا[7] (جل مجدہٗ)

☆...... اللہ کا رسول عزت والا[8] (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۔۔۔ کنز العمال، جلد۱۲، ص۱۹۷، ۲۔۔۔ ابن ماجہ عن عباس ابن ابی ربیعہ بحوالہ کنز العمال، جلد۱۲، ص۲۱۲، ۳۔۔۔ قرآن کریم ۳۴، طور/۵۲: ۲۳/بقرہ/۲

۱۔۔۔ قرآن کریم ۱۹۵/شعراء/۲۶ : ۹۷/مریم/۱۹ : ۹۸/دخان/۴۴ : ۱۰۳/نحل/۱۶ : ۲/یوسف/۱۲: ۱۱۳/طٰہٰ/۲۰: ۲۸/زمر/۳۹: ۳/فصلت/۴۱ : ۷/شوریٰ/۴۲: ۳/زخرف/۴۳

۲۔۔۔ قرآن کریم ۲/بقرہ/۲ ۳۔۔۔ قرآن کریم ۸۸/بقرہ/۲: ۲/غافر/۴۰، ۴۔۔۔ قرآن کریم ۱۷۶/بقرہ/۲،

۵۔۔۔ قرآن کریم ۷/ال عمران/۳

۱۔۔۔ قرآن کریم ۲۳/ال عمران/۳: ۲۴/نسآء/۴: ۷۵/انفال/۸، ۲۔۔۔ قرآن کریم ۲/نمل/۲۷، ۳۔۔۔ قرآن کریم ۱۸۴/ال عمران/۳

۴۔۔۔ قرآن کریم ۲/لقمان/۳۱، ۵۔۔۔ قرآن کریم ۱۷/قیامۃ/۷۵، ۶۔ قرآن کریم ۱۸۵/بقرہ/۲: ۱۹/انعام/۶

۷۔۔۔ قرآن کریم ۱۳۹/نسآء/۴: ۶۵/یونس/۱۰: ۱۰/فاطر/۳۵، ۸۔۔۔ قرآن کریم ۸/منافقون/۶۳

☆......صحابۂ کرام عزت والے[1] (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

☆......علماء وصلحاء عزت والے[2] (رحمھم اللہ تعالیٰ)

پھر جس رات اترا اس کی یہ شان یہ کہ ہزار مہینوں سے افضل ہو[3] ......اور جو اترا اُس کی یہ ہیبت کہ پہاڑ پر اترتا تو وہ ریزہ ریزہ ہوجاتا[4]۔قلب مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان یہ کہ اُس پر اترا[5] ...... پھر جو کچھ اترا اُس کی شان یہ کہ اس میں ہر شے کا روشن بیان ہو[6] ......کوئی چیز ڈھکی چھپی نہ ہو......تلاوت کی یہ شان کہ جب پڑھا جائے تو سننے والے خاموش رہیں[7] ۔اور جب تلاوت شروع کی جائے تو شیطان سے پناہ مانگی جائے[8] ......کتاب مبین کی یہ شان کہ جن وانس جمع ہوجائیں تو ایک آیت بھی نہ لاسکیں[9] ۔

جس کتاب کا یہ اہتمام اور یہ شان ہو وہ عزت والی نہ ہوگی؟ یقیناً وہ عزت والی ہے جس کو" قرآن عظیم"[10] (عظمت والا قرآن) کہا گیا جس کو" قرآن مجید"[1] (عزت والا قرآن) کہا گیا......جس کو" قرآن کریم"[2] (عزت والا قرآن) کہا گیا۔

قرآن کریم بوسیدہ ہوجائے، پڑھنے کے قابل بھی نہ رہے پھر بھی اُس کی تعظیم وتکریم کا حکم ہے، اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کیا جائے یا ایسی اونچی جگہ رکھا جائے جہاں اُس کی کسی قسم کی تحقیر نہ ہو[3] ۔

قرآن کریم کی حقیقت تو ان احادیث شریفہ سے آشکار ہوتی ہے:۔

○......ان فضل القران علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه و ذلك ان القرآن منه خرج و الیه یعود[4]

(قرآن کی ساری کتابوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ساری مخلوق پر اللہ کی فضیلت کیوں کہ قرآن اسی سے نکلا ہے اور اسی کی طرف لوٹے گا)

○......انکم لن ترجعوا الی اللّٰه بشئی احب الیه من شئی خرج منه یعنی القرآن[5]

(بیشک تم اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ چیزوں میں جو اس سے نکلی ہیں قرآن کے سوا کسی شئے سے اللہ کا قرب حاصل نہیں کرسکتے)

۱—— قرآن کریم، ۸/ منافقون/ ۶۳ ۲—— قرآن کریم، ۸/ منافقون/ ۶۳
۳—— قرآن کریم، ۳/ قدر/ ۹۷ ۴—— قرآن کریم، ۲۱/ حشر/ ۵۹
۵—— قرآن کریم، ۱۹۴/ شعراء/ ۲۶ ۶—— قرآن کریم، ۸۹/ نحل/ ۱۶
۷—— قرآن کریم، ۲۰۴/ اعراف/ ۷ ۸—— قرآن کریم، ۹۸/ نحل/ ۱۶
۹—— قرآن کریم، ۸۸/ اسراء/ ۱۷ ۱۰—— قرآن کریم، ۸۷/ حجر/ ۱۵

۱—— قرآن کریم، ۱/ ق/ ۵۰ ۲—— قرآن کریم، ۷۷/ واقعہ/ ۵۶

۳—— ردالمحتار، ج ۵، ص ۲۷۳، مطبوعہ استانبول، ۱۳۲۷ھ

۴—— ابن النجار عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن مردویہ عن علی، بحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۵۲۷

۵—— المستدرک للحاکم عن جبیر بن نفیر بحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۵۲۷

قرآن کریم کی حق جل مجدہٗ سے اسی نسبت نے قرآن حکیم کو اتنا محترم و معظم بنایا کہ یہ حکم دیا گیا:۔

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ O[1]

(اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہوتے ہیں)

اور فرمایا:۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً O[2]

(وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے)

اور حدیث شریف میں ارشاد ہوا:۔

لاتمس القران الاوانت طاهر[3]

(قرآن کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تک تم پاک نہ ہو)

اسی لیے بعض اسلاف کرام اُس گھر میں بغیر وضو داخل نہ ہوتے جس میں قرآن کریم رکھا ہوتا۔[4]

اسلام میں تو کاغذ و قلم اور عام کتابوں کی قدر و منزلت ہے[1]۔ پھر قرآن کریم کی قدر و منزلت کیوں نہ ہوگی!......اس لکھے ہوئے قرآن کریم کی شان تو یہ ہے:۔

O......قرأة الرجل القران فی غیرالمصحف الف درجة و قرأة فی المصحف تضاعف علی ذلك الی الف درجة[2]

(بغیر دیکھے قرآن پڑھنے کا ہزار گنا ثواب ہے اور دیکھ کر پڑھنے کا اس سے ہزار گنا اور زیادہ)

O......تبرك بالقران فهو كلام الله[3]

(قرآن سے برکت حاصل کرو کہ وہ اللہ کا کلام ہے)

O......القران افضل من كل شئی دون الله و فضل القران علی سائر الكلام كفضل الله علی خلقه ، فمن و قرالقران فقد و قرالله و من لم یوقر القران فقداستخف بحق الله و حرمة القران عندالله كحرمة الوالد علی ولدهٗ و من جعل القران امامه قاده الی الجنة و من جعله خلفه ساقه الی النار، یقول الله عزوجل یا حملة كتاب الله استجیبوا الله بتوقیر كتابه یزدكمحباً و یحببكم الی خلقه[1]

۱—— قرآن کریم، ۷۹/۲۷/ واقعہ/ ۵۶

۲—— قرآن کریم، ۲/ بینہ/ ۹۸

۳—— طبرانی فی الکبیر/ دارقطنی/ المستدرک للحاکم بحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۶۱۵

۴—— المحف فی احکام المصحف بحوالہ التذکار للقرطبی، ص ۸۰

۱—— تذکرۃ السامع والمتکلم، مطبوعہ بیروت، ص ۱۷۲۔۱۷۱

۲—— طبرانی و شعب الایمان عن اوس بن اوس الثقفی بحوالہ کنز العمال، ج ۱، ص ۵۱۶

۳—— طبرانی عن الحکم بن عمیر، بحوالہ کنز العمال، جلد اول، ص ۵۱۹

قرآن ہر چیز سے افضل ہے سوائے اللہ کے اور قرآن کی فضیلت ساری کتابوں میں ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اُسکی مخلوق پر۔ جس نے قرآن کی تعظیم کی اُس نے اللہ کی تعظیم کی جس نے قران کی تعظیم نہ کی اس نے اللہ کے حق اور عزت کو پامال کیا۔ قرآن اللہ کی نظر میں ایسا معزز ہے جیسے بیٹا، باپ کی نظر میں۔ جس نے قرآن کو پیشوا بنایا تو یہ قرآن اسے وہ جنت میں لے جائے گا جس نے قرآن کو پیٹھ پیچھے رکھا تو یہ اسے جہنم کی طرف ہنکائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "اے اللہ کی کتاب اٹھانے والو اللہ کی بات مان لو اور اللہ کی کتاب کی تعظیم کرو، تم کو اس سے محبت زیادہ ہوگی اور وہ ساری مخلوق سے زیادہ تم سے محبت کرے گا"۔ [1]

۶۔ من ادام النظر فی المصحف متع ببصرہ مادام فی الدنیا

(جو قرآن کریم کو ہمیشہ دیکھتا رہے گا جب تک دنیا میں رہے گا اس کی نظر محفوظ رہے گی۔) [1]

○......نظفوا افوا ھکم فانھا طرق القران

(اپنے منہ کو پاک صاف رکھو کہ یہ قرآن کی راستے ہیں)

۷۵ سال پہلے جب فقیر نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو مسلمانوں کو قرآن کریم کا حد درجہ احترام کرتے دیکھا۔ قرآن کریم کپڑے کی چولی میں سیا جاتا، نہایت نفیس جزدانوں یا غلافوں میں رکھا جاتا، رحلوں یا تپائیوں پر رکھ کر پڑھا جاتا، کسی کو نہ دیکھا کہ وہ قرآن کریم زمین پر رکھ کر پڑھ رہا ہو یا کسی ایسی صورت میں جس سے قرآن کریم کی تذلیل وتحقیر ہوتی ہو......خلفاء کرام نے اس کی تعظیم کی، صحابہ کرام نے اس کی تعظیم کی، صلحائے امت نے اس کی تعظیم کی۔

۱...... خلیفۃ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔ [2]

عظموا القران

۲......حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم ہاتھ میں لیتے تو اُس کو بوسہ دیتے اور چہرے پر ملتے [3]

۳......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کو بوسہ دیتے اور فرماتے، "میرے رب کا عہد، میرے رب کا منشور" [1]

۱ـــ کنزالعمال، جلداول، ص ۵۲۷، ۲ـــ عن ابن عباس، بحوالہ کنزالعمال، ج۱، ص ۵۳۶

۱۔ کنزالعمال، ج۱، ص۶۱۱، ۲۔ تفسیر قرطبی، مطبوعہ بیروت، ج۱، ص۲۹، ۳۔ درمختار مع شامی، مطبوعہ مصر، ج۵، ص ۳۲۸

۴......حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کو اپنے چہرے پر ملتے اور فرماتے :۔

كتاب ربى كتاب ربى[۲]

(یہ میرے رب کی کتاب ہے، یہ میرے رب کی کتاب ہے)

یہ قرآن کریم کی تعظیم وتکریم ہی تھی کہ دوسری جنگ عظیم میں صلح نامہ ورسائی میں مصحف عثمانی کے اُس قدیم نسخے کے بارے میں یہ عہد لیا گیا جو پہلی جنگ عظیم میں تُرک افسر مدینہ منورہ سے استانبول لے گئے تھے پھر پہلی جنگ عظیم میں استانبول سے جرمنی لے جایا گیا کہ وہ معاہدہ کے نفاذ میں آنے کے چھ ماہ کے اندر اندر شاہ حجاز کو واپس دیا جائے گا۔[۳]

دل کی باتیں عقل کی سمجھ میں نہیں آتیں، اسی لیے قرآن کریم میں دماغ کا ذکر نہیں، دل کا ذکر ہے، دل سے پوچھا جائے گا، آنکھ سے پوچھا جائے گا، کان سے پوچھا جائے گا۔[۴]

قرآن کریم کی تکریم وتعظیم کے احکام آپ نے سنے، اب قرآن کریم کی توہین اور تحقیر کی ممانعت کے احکام بھی سماعت فرمائیں۔

۱......حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لاتضعوا كتاب الله الا موضعه[۱]

(اللہ کی کتاب کو اپنے مقام پر رکھو)

یعنی اُس کی تعظیم وتوقیر کرو، کسی ایسی جگہ نہ رکھو جہاں اس کی اہانت ہوتی ہو۔

۲......حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

لاتكتبو االقرآن حيث يؤطا[۲]

(قرآن کریم کو اس جگہ نہ رکھو جہاں وہ روندن یا لانگھن میں آئے)

۳......قرآن شریف زمین پر رکھنا، قرآن شریف کی طرف پیر کرنا، یا بطور تکیہ استعمال کرنا یا پیروں پر رکھ کر پڑھنا یا جوتوں کی ریک میں رکھنا اگر توہین کے ارادے سے ہے تو کفر ہے ورنہ سخت گناہ ہے کیوں کہ یہ عمل قرآن کریم کی تعظیم کے خلاف ہے[۳]

۱۔ درمختار مع شامی، مطبوعہ مصر، ج۵، ص۳۳۸

۲۔ فتاوٰی کبریٰ لابن تمیہ، مطبوعہ بیروت، ج۱، ص۱۶۸

۳۔ ٹریٹی آف ورسائی، پارٹ ۲، سیکشن ۲، آرٹیکل ۲۴۶

۴۔ قرآن کریم، ۳۶/اسراء/۱۷

۱— التذکار القرطبی، مطبوعہ بیروت، ص۱۲۰/ کتاب المصاحف، ص۲۱۷

۲— الاتقان فی علوم القرآن للسوطی، ج۲، ص۴۲۳ مطبوعہ بیروت

۳— تفسیر قرطبی، ج۱، ص۲۹، مطبوعہ بیروت/ فتاویٰ ھندیہ، مطبوعہ مصر، ج۵، ص۳۲۲/ امام زرکشی: البرہان فی علوم القرآن، مطبوعہ بیروت، ج ۱، ص۱۷۱/ آداب الشریعہ لابن مفلح، مطبوعہ بیروت ج۲، ص۲۹۷/ فتاویٰ ابن حجر ھیتمی، مطبوعہ دمشق، ص۲۱۷

مملکت سعودیہ کے مفتی شیخ محمد صالح العثیمین کا یہ فتویٰ قابل توجہ ہے:۔

لاشك أن تعظيم كتاب الله عزوجل من كمال الايمان وكمال تعظيم الانسان لربه وتعالىٰ ومد الرجل الى المصحف أو إلى الحوامل التي فيها المصاحف أو الجلوس علىٰ كرسي أو ماصة تحتها مصحف ينافي كمال التعظيم لكلام الله عزوجل ولهذا قال أهل العلم انه يكره للانسان أن يمد رجله الى المصحف هذا مع سلامة النية والقصد، أما لو اراد الانسان اهانة كلام الله فانه كفر لأن القرآن الكريم كلام الله تعالىٰ ، واذا رأيتم أحد أمدَّ رجليه الى المصحف سواء كان على حامل أو على الارض أو رأيتم أحدا جالِساً و تحته مصحف فأزيلوا المصحف عن أمام رجليه أوعن الكرسي الذي هو جالس وقولوا له لا تمد رجليك الى المصحف ،احترم كلام الله عزوجل۔

الدليل ماذكرته لك من أن ذلك ينافي كمال التعظيم لكلام الله ولهذا لو أنَّ رجلاً عندك أمامك ما استطعت أن تمد رجليك اليه تعظيماً له فكتاب الله أولى بالتعظيم۔

یقیناً کتاب اللہ عزوجل کی تعظیم کمال ایمان سے ہے اور رب تبارک وتعالیٰ کی کامل تعظیم ہے۔ قرآن شریف کی طرف یا اُس صندوق کی طرف جس میں قرآن شریف رکھے ہوئے ہیں، پیر پھیلانا یا ایسی کرسی اور میز پر بیٹھنا جس کے نیچے قرآن شریف ہوں، اس میں کلام اللہ عزوجل کی تعظیم نہیں ہے اس لیے علماء کرام نے قرآن شریف کی طرف پیر پھیلانا مکروہ فرمایا مگر یہ کراہت اس وقت ہے جب یہ عمل توہین کی نیت سے نہ ہو اگر توہین کی نیت سے ہو تو کفر ہے کیوں کہ قرآن کریم کلام اللہ ہے۔

پھر فرمایا:۔

اگر تم کسی کو دیکھو کہ اس نے قرآن شریف کی طرف پیر پھیلائے ہیں خواہ قرآن شریف میز پر ہو یا زمین پر...... یا کسی کو دیکھو کہ ایسی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے جس کے نیچے قرآن شریف ہے تو (فوراً) قرآن شریف کو اس کے پیروں کی طرف سے اور کرسی کے نیچے سے اٹھاؤ اور اس سے کہدو "اپنے پیر قرآن شریف کی طرف نہ پھیلاؤ، کلام اللہ عزوجل کا احترام کرو" اس بات کی دلیل یہ ہے کہ یہ طریقہ قرآن کریم کی تعظیم و توقیر کے خلاف ہے (اس کی مثال یوں سمجھئے کہ) اگر آپ کے سامنے کوئی شخص بیٹھا ہو تو آپ اس کی تعظیم کی خاطر اُس کی طرف پیر نہیں پھیلائیں گے جب کہ قرآن شریف کی تعظیم تو اس سے بڑھ کر ہے۔ (محررہ ۲/شوال المکرم ۱۴۱۱ھ)

مختصر یہ کہ قرآن حکیم کی تکریم و تعظیم آیات قرآنیہ، احادیث شریفہ اور صلحائے امت کے عمل سے عیاں ہے، اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہم کو وہی طرز عمل اختیار کرنا چاہیے جس سے اللہ اور اس کا رسول علیہ التحیۃ والتسلیم خوش ہوں مولیٰ تعالیٰ ہم کو قرآن عظیم کی اہانت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔۔ آمین اللّٰھم آمین

اس مقالے کی تدوین میں علامہ مفتی محمد جان مجددی نعیمی (مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، کراچی)، علامہ محمد رضوان احمد خان صاحب (استاد دارالعلوم نضرۃ العلوم، کراچی) اور آغا سہیل مجددی نے تعاون فرمایا، فقیر تہ دل سے ممنون ہے

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
کراچی (اسلامی جمہوریہ، پاکستان)

۱۰/شوال المکرم ۱۴۲۶ء
۱۳/نومبر ۲۰۰۵ء